فون نمبر ۹ ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
روزنامہ الفضل ربوہ
The Daily ALFAZL RABWAH
ایڈیٹر روشن دین تنویر
یوم شنبہ
قیمت فی پرچہ ۱۰ پیسے
جلد ۵۲/۱۷ | ۳ ظہور ۱۳۴۲ ہش ۱۳ ربیع الاول ۱۳۸۲ھ ۳ اگست ۱۹۶۳ء | نمبر ۱۸۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

(محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب)

ربوہ ۲؍اگست بوقت آٹھ بجے صبح

کل شام کے وقت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو اعصابی بے چینی کی تکلیف ہوگئی تھی۔ اس وقت طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مدارج عالیہ سے دنیا بے خبر ہے

لوگ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ زندہ ہیں حالانکہ زندہ ہونے کی تمام علامات میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود میں پاتا ہوں

"یہ تمام شرف مجھے صرف ایک نبیؐ کی پیروی سے ملا ہے جس کے مدارج اور مراتب سے دنیا بے خبر ہے یعنی سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ یہ عجیب ظلم ہے کہ جاہل اور نادان لوگ کہتے ہیں کہ عیسےٰ آسمان پر زندہ ہے۔ حالانکہ زندہ ہونے کے علامات آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وجود میں پاتا ہوں۔ وہ خدا جس کو دنیا نہیں جانتی۔ ہم نے اس خدا کو اس کے نبیؐ کے ذریعہ سے دیکھ لیا وہ وحیٔ الٰہی کا دروازہ جو دوسری قوموں پر بند ہے ہمارے پر محض اس نبیؐ کی برکت سے کھولا گیا اور وہ معجزات جو غیر قومیں صرف قصوں اور کہانیوں کے طور پر بیان کرتی ہیں۔ ہم نے اس نبیؐ کے ذریعہ سے وہ معجزات بھی دیکھ لئے۔ اور ہم نے اس نبی کا وہ مرتبہ پایا جس کے آگے کوئی مرتبہ نہیں۔ مگر تعجب ہے کہ دنیا اس سے بے خبر ہے۔" (الحکم ۲۴؍مارچ ۱۹۰۶ء)

مبلغ اسلام مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم کل ربوہ سے روانہ ہو رہے ہیں

کل مورخہ ۳/۸/۶۳ بروز ہفتہ مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم بمعہ اہل و عیال اعلائے کلمۃ اللہ کی خاطر بیرون پاکستان تشریف لے جا رہے ہیں۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ وہ اسٹیشن پر تشریف لا کر اپنے مجاہد بھائی کو دعاؤں کے ساتھ الوداع کہیں۔

ان کے ساتھ ہی محترمہ اہلیہ صاحبہ مولوی عبداللطیف صاحب بھی غانا اپنے بچے کے ہمراہ جا رہی ہیں۔ احباب ان کے خیر و عافیت کے ساتھ پہنچنے کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

(نائب وکیل التبشیر)

آج بھی بجلی کی رَو بند رہی ربوہ ۲؍اگست۔ آج صبح سے بھی پھر بجلی کی رَو بند ہے جس کی وجہ سے سخت دقت پیش آ رہی ہے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق اطلاع

گھوڑا گلی ۳۰؍اگست (بذریعہ ڈاک) حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو کل شام کے وقت گھبراہٹ کا شدید دورہ ہوا جس کی وجہ غالباً پیٹ کی خرابی تھی۔ مری سے سول سرجن نے آکر دیکھا اور دوائی تجویز کی جس سے اجابت ہوگئی۔ اس کے بعد کچھ آرام محسوس ہوا۔ مگر ابھی تک طبیعت پوری صاف نہیں۔

احباب جماعت التزام کے ساتھ حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کی صحت کاملہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

قابلِ فکر اور قابلِ توجہ

— از مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب —

اس سال کے سات ماہ گزر چکے ہیں۔ لیکن اس وقت تک وقف جدید کے متوقع وعدوں میں سے صرف دو تہائی وعدے موصول ہوئے ہیں۔ کئی جماعتوں کی طرف سے تو وعدے آئے ہی نہیں اور کئی جماعتوں کے وعدہ کنندگان کی تعداد بمقابلہ جماعت بہت ہی کم ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ متعلقہ عہدیداران نے پوری توجہ اور فکر سے کام نہیں لیا۔ اب ان سے گزارش ہے کہ فوری طور پر اس اہم کام کی طرف توجہ فرمائیں اور گزشتہ کمی کو پورا کر دیں جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ اب چونکہ وقت تھوڑا رہ گیا ہے۔ اس لئے وعدوں کے ساتھ وصولی پر زور دیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

ربوہ میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اہالیان ربوہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مورخہ ۳/۸/۶۳ بروز ہفتہ صبح سات بجے مسجد مبارک میں منعقد ہوگا۔ مقامی احباب وقت مقررہ پر جلسہ میں شامل ہوں۔ مستورات کے لئے پردہ کا انتظام ہوگا۔

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

اعلان تعطیل

کل مورخہ ۳؍اگست بروز ہفتہ دفتر الفضل میں یوم سیرۃ النبیؐ کی تعطیل ہوگی۔ اس لئے ۴؍اگست کا پرچہ شائع نہیں ہوگا قارئین و ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں (مینیجر الفضل)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مؤرخہ ۳ راگست ۱۹۶۳ء

مولانا ابوالکلام آزاد کا ایک فتوےٰ

اپنے ایک حالیہ گذشتہ اداریہ میں ہم نے "اتحاد بین المسلمین" کے موضوع پر لکھتے ہوئے کہا ہے کہ اتحاد کا یہ طریق غلط ہے جو بعض سیاسی خیال کے اہل علم حضرات نے اختیار کر رکھا ہے بلکہ اتحاد کا صحیح طریق وہ ہے جو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے بتایا ہے کہ بطور خود کوئی فرقہ خواہ وہ صرف اپنے آپ کو ہی مسلمان سمجھے اور تمام دوسرے فرقوں کو گمراہ، کافر۔ مرتد اور واجب القتل تک سمجھا کیوں نہ قرار دے اس کا اثر سیاست پر نہیں ہونا چاہیئے بلکہ سیاسی اور حکومتی امور میں ہر وہ شخص اور گروہ جو اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے مسلمان سمجھا جانا چاہیئے۔ صرف اسی طرح ہی حکومت ملک و قوم میں امن قائم کرنے میں کامیاب ہو سکتی ہے۔ لیکن اگر بعض سیاسی مولویوں کے زیر اثر کوئی خاص تعریف لفظ "مسلم" کی کر دی جائے گی تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ یہ دانشمند اہل علم حضرات ہر شخص اور ہر گروہ کے متعلق یہ جھگڑا ہر وقت برپا کرتے رہیں گے کہ آیا وہ اس تعریف میں آتا ہے یا نہیں۔ اور اس طرح ملک و قوم کا امن ہر وقت خطرے میں پڑا رہے گا۔

دوسرے یہ بات کوئی ہم ہی نہیں کہتے بلکہ ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ پاکستان کے وہ پڑھے لکھے لوگ بھی جو مولانا ابوالکلام آزاد مرحوم کو اب بھی امام الہند مانتے ہیں اور اگر کوئی شخص ان کے متعلق کوئی ناگوار کلمہ زبان سے نکالتا ہے تو اس کی زبان گدی سے نکال دینے کی کوشش کی جاتی ہے اس امر میں مولانا موصوف کے فتوے کو بھی نظر انداز کر دیتے ہیں۔ اور اتحاد بین المسلمین کے اصول کو پاؤں میں کچل دیتے ہیں۔

پچھلے دنوں لاہور کے دو ہفت روزوں کے درمیان مولانا موصوف کی ذات پر طویل تو تو میں میں ہوتی رہی ہے۔ اور افسوس یہ ہے کہ جو ہفت روزہ [illegible] مولانا موصوف کا چیمپئن ہے اسی نے مولانا کے اس فتوے کی دھجیاں اڑائی ہیں حالانکہ وہ مولانا موصوف کا یہی فتوےٰ اپنے صفحات میں بھی شائع کر چکا ہوا ہے۔ ذیل میں ہم اس ہفت روزہ کی یاد دہانی کے لئے اصل کتاب سے وہ فتویٰ معہ استفسار کے نقل کرتے ہیں اور ان تمام لوگوں سے استدعا کرتے ہیں کہ وہ مولانا کے اس فتویٰ کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ اور محض بعض فتنہ پرداز سیاسی لوگوں کی خواہشات کی تکمیل کے لئے ملک و قوم میں امن کی فضا کو مکدر کرنے کی کوشش سے باز آ جائیں۔ استفسار اور اس پر مولانا ابوالکلام صاحب کا فتویٰ حسب ذیل ہے۔ مولانا ملیح آبادی فرماتے ہیں:۔

"کچھ مدت کے بعد مولانا نے اپنے حالات قلم بند کرانا شروع کئے اور جب سفر قادیان اور مرزا صاحب سے ملاقات کا تذکرہ آیا تو میں نے سوال کیا کہ قادیانی فرقے کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے جواب کے دوران میں رک کر فرمایا، یاد پڑتا ہے اس بارے میں کسی کے استفتاء کا جواب لکھ کر میں نے تمہیں گرفتاری سے پہلے نقل کرنے کو دیا تھا۔ مجھے بھی یاد آ گیا۔ موجودہ کتاب کی تالیف کے وقت پھر یہ چیز مجھے یاد آئی۔ پرانے کاغذ الٹے پلٹے تو مولانا کا یہ فتوےٰ انہیں کے قلم سے لکھا ہوا مل گیا۔ یہاں پوری تحریر نقل کرتا ہوں۔

(سوال) مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروؤں کی نسبت حکم شرعی کیا ہے؟ وہ مثل دیگر مبتدع فرقوں کے گمراہ ہیں یا قطعاً کافر ہیں؟ ان کے ساتھ معاشرتی تعلقات رکھنا جائز ہے یا نہیں؟ کیا ان کا معاشرتی مقاطعہ کرنا چاہیئے؟ جواب دیتے ہوئے یہ بات بھی پیش نظر رکھ لی جائے کہ ان کی نسبت بیان کیا جاتا ہے کہ ختم نبوت کے منکر ہیں، مرزا غلام احمد کو نبی تسلیم کرتے ہیں اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے لئے کلمات توہین ان کی کتب میں مرقوم ہیں، نیز ان میں سے قادیانی فرقہ تمام مسلمانوں کو کافر سمجھتا ہے۔

الجواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمد للہ وحدہٗ

جواب سے پہلے چند امور کا ذہن نشین ہو جانا ضروری ہے:۔

(۱) ہر مدعی اسلام کی نسبت اصل، اثبات ہے کہ نفی۔

(۲) سلف و اہل علم نے اس پر اجماع کیا کہ مئول کا حکم منکر کا نہیں ہے۔

(۳) لزوم و التزام میں فرق ہے

(۴) سلف کی اصطلاح میں کفر کا اطلاق مختلف مراتب ضلالت پر بھی ہوا ہے جیسا کہ امام بخاری نے باب باندھا "کفر دون کفر" لیکن وہ کفر جو مخرج عن الملۃ ہے۔ ان سے مختلف ہے۔

اب جواب سنئے۔ اگر آپ کا سوال یہ ہوتا کہ ختم نبوت کا انکار اور انبیاء کرام کی توہین کفر ہے یا نہیں؟ تو اس کے جواب میں ایک سے زیادہ حکم لگانے کی گنجائش نہیں، یعنی وہ قطعاً کفر ہے لیکن آپ کا سوال یہ نہیں ہے۔ آپ ایک معین جماعت کی نسبت دریافت کرتے ہیں جس کے عقائد مسطور و مشہور ہیں۔ اب یہ ضروری ہوا کہ تحقیق کیا جائے۔ واقعی وہ ختم نبوت کی منکر ہے یا نہیں؟

مجھے جہاں تک ان لوگوں کی کتابیں دیکھنے اور ان کی زبانی ان کے عقائد سننے کا اتفاق ہوا ہے، میں کہہ سکتا ہوں کہ گو ان کی تاویلات باطلہ سے ہمارے نزدیک قریب قریب انکار لازم آ جاتا ہو لیکن انہیں اس کے التزام سے قطعی انکار رہے۔ وہ ایک لمحے کے لئے بھی اس کا اقرار نہیں کرتے کہ انہیں آیۂ ختم نبوت یا اس کے مسلم منطوق سے انکار ہے۔ البتہ وہ تاویلات کرتے ہیں۔ ہمارے نزدیک وہ تمام تاویلات باطل ہیں اور بدع و ضلالت پر مبنی ہیں، تاہم جب کفر و اسلام کا سوال آئے گا تو ہم ان پر منکر کا حکم نہیں لگائیں گے اور اس میں احتیاط کریں گے۔

اسی طرح حضرت عیسیٰ علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت مرزا صاحب نے جو کچھ لکھا ہے اسے وہ اس معنی میں تسلیم نہیں کرتے جو ہمارے نزدیک لازم آ جاتا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ مقصود اس سے اس رسول کی توہین نہیں ہے جس کا قرآن معترف ہے بلکہ اس یسوع کی نسبت بطور حجت الزامی کے عیسائیوں سے معارضہ مقصود ہے جس کا حال ان کی بائیبل میں مرقوم ہے۔ ان کا یہ بیان اہل حق و علم کے نزدیک قابل قبول نہیں ہے تاہم اس بیان کے بعد ہم ان پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کا الزام نہیں لگا سکتے۔

باقی رہا عامۂ اہل اسلام کی تکفیر تو بلاشبہ یہ اشد شدید ضلالت ہے۔ لیکن اس کی بنا پر بھی انہیں ملت سے خارج نہیں کر سکتے وھٰذہ لیست اوّل قارورۃ کسرت فی الاسلام۔ خوارج بھی تمام مسلمانوں کی تکفیر کرتے تھے مگر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فتوےٰ مشہور و معلوم ہے انہوں نے جمعہ کے دن خطبے میں فرمایا کہ گو تمہارے عقائد اس اس طرح کے ہیں لیکن جب تک تم قبلے کی طرف منہ کر کے نماز پڑھ رہے ہو، میں تمہیں مسلمانوں سے خارج نہیں کروں گا (حکاہ الذہبی فی التاریخ)

علاوہ بریں خود اس جماعت میں دو گروہ ہو گئے ہیں اور دونوں مرزا صاحب کے اقوال و عقائد کے تعیین میں باہم دگر معارض ہیں۔ لاہوری جماعت ان تمام باتوں کا کچھ دوسرا مطلب بتلاتی ہے۔ ایسی حالت میں کیونکر یہ جائز ہوگا کہ ان پر ملت سے خارج ہو جانے کا حکم دیدیا جائے۔

میرے نزدیک ان کا شمار اسلام کے گمراہ فرقوں میں ہے اور جو ان میں غالی ہیں ان کی گمراہی کمال مرتبۂ ضلالت تک پہنچی ہوئی ہے۔ تاہم میں کسی ایسے فرد یا جماعت کو جو شہادتین کا اقرار کرتی ہو، یوم آخرۃ پر ایمان رکھتی ہو اور قبلے کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتی ہو۔ اس معنے میں کافر نہیں کہہ سکتا جس سے مقصود ملۃ اسلامیہ سے خارج ہو جانا ہے۔

میرے نزدیک اس کی کوئی وجہ نہیں ہے کہ ان سے معاشرتی مقاطعے کا حکم دیا جائے۔ ایسا کرنا نہ صرف یہ کہ بیجا تشدد ہوگا بلکہ ان کی جماعتی تقویت کا موجب ہوگا"۔

(ذکر آزاد مصنفہ مولانا ملیح آبادی ص ۲۶۳ تا ۲۶۷)

جیسا کہ ہم نے عرض کیا ہے پچھلے دنوں اسی ہفت روزہ نے جس کا مدیر شہیر اپنے آپ کو مولانا موصوف کا چیمپئن بیان کرتا ہے اور

(باقی ص ۷ پر)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ماہر علم النفس کی حیثیت میں

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کے قلم سے

انبیاءٔ کا ایک نمایاں امتیاز

دنیا میں بہت سے لوگ علم النفس کے ماہر گزرے ہیں اور آجکل تو یہ علم خصوصیت سے بہت ترقی کر گیا ہے۔ لیکن غور سے دیکھا جائے تو اکثر لوگ جو اس علم کے عالم کہلاتے ہیں۔ ان کا علم صرف اصطلاحات کی واقفیت تک محدود ہوتا ہے۔ اور اگر اصطلاحات کے علم سے اوپر گزر کر کبھی کسی کو حقیقی علم تک رسائی بھی ہوتی ہے۔ تو وہ صرف اس فن کے علمی حصہ جو حقیقۃً مقصود ہے۔ اس فن کے اکثر ماہرین کے دائرہ حصول سے باہر رہتا ہے۔ اور صرف علم النفس پر ہی حصر نہیں۔ دنیا میں بہت سے علوم اسی نامرادی کی حالت میں پائے جاتے ہیں کہ لوگوں کا مبلغ علم اصطلاحات کی حد سے آگے نہیں جاتا۔ اور جن صورتوں میں وہ آگے جاتا بھی ہے۔ وہ صرف علمی پہلو تک محدود رہتا ہے اور علوم کے عملی استعمال تک بہت ہی کم لوگ پہونچتے ہیں۔ منطق کے علم کو دیکھو تو ہزاروں لاکھوں اس علم کے ماہر نظر آئیں گے۔ مگر ان کا علم اصطلاحات سے آگے نہیں جاتا۔ اور ان کی عمر عزیز اصطلاحات کے رٹنے میں ہی صرف ہو جاتی ہے۔ اور اس علم کا جو حقیقی مقصد ہے کہ جرح و تعدیل کا صحیح ملکہ پیدا ہو جائے۔ اس سے اکثر لوگ محروم رہتے ہیں بلکہ بسا اوقات منطقی لوگ اپنے دلائل میں زیادہ بودے اور سطحی پائے گئے ہیں۔ کیونکہ اصطلاحات کی الجھن ان کے لئے حقیقت تک پہونچنے کے راستے میں روک بن جاتی ہے۔ لیکن عام لوگوں کے مقابل پر اگر انبیاء کے حالات پر نظر ڈالی جائے۔ تو یہ امتیاز نمایاں صورت میں نظر آتا ہے کہ ان کے جملہ علوم حقیقت پر مبنی ہوتے ہیں بلکہ وہ گو بعض اوقات علوم کی اصطلاحات سے بوجہ ظاہری تعلیم کی کمی کے واقف نہیں ہوتے۔ مگر ہر علم جو ان کے دائرہ کار سے تعلق رکھتا ہے اس کے اصل مقصد و مدعا یا بالفاظ دیگر اس علم کے گودے اور جوہر سے انہیں پوری پوری واقفیت ہوتی ہے اور ان سے بڑھ کر کوئی شخص ایسے علم کا عالم نہیں مل سکتا۔

انبیاءؑ اور علم النفس

علم النفس بھی گویا انسان کے ذہنی اور قلبی تاثرات کا علم ہے۔ انبیاءؑ کے مخصوص علوم کا حصہ ہے۔ کیونکہ تربیت اور اصلاح کے کام سے اس علم کو خاص تعلق ہے۔ بلکہ حق یہ ہے کہ شریعت کی داغ بیل زیادہ تر اسی علم کی بناء پر قائم ہوتی ہے۔ لیکن جیسا کہ قرآن شریف ہمیں بتاتا ہے اور حالات سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے انبیاء کے بھی مدارج ہیں اور جیسا جیسا کام کسی نبی کے سپرد ہوتا ہوتا ہے۔ اسی کے مطابق اسے خدا تعالیٰ کی طرف سے قوتیں دی جاتیں اور علوم کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔

رسول کریمؐ اور علم النفس

ہمارے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم چونکہ خاتم النبیین تھے اور بخلاف گزشتہ انبیاء کے ساری دنیا کی اصلاح کے لئے مبعوث ہوئے تھے اور آپ کا پیغام ہر اسود و احمر کے نام تھا اور آپؐ کی شریعت ہر قوم اور ہر زمانہ کے لئے بھیجی گئی تھی۔ اس لئے طبعاً آپؐ کے اندر وہ قوتیں بھی ودیعت کی گئی تھیں۔ اور وہ علوم آپؐ کو عطا ہوئے تھے جو اس عظیم الشان کام کے سرانجام دینے کے لئے ضروری تھے اور اس میں کسی نبی کی ہتک نہیں ہے کہ دوسرے انبیاء میں سے کسی کو وہ علوم نہیں دیئے گئے جو آپؐ کو دیئے گئے۔ اور کوئی نبی ان قوتوں کو ساتھ لے کر نہیں آیا جنہیں لے کر آپ مبعوث ہوئے۔ اسی لئے آپؐ نے فرمایا ہے انا سید ولد آدم ولا فخر میں آدم کی اولاد کا سردار ہوں۔ مگر اس کی وجہ سے میں اپنے نفس میں کوئی تکبر نہیں پاتا۔ اور چونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم افضل الرسل تھے تو ضروری تھا کہ علم النفس میں بھی جس کا جاننا فرائض نبوت کی ادائیگی کے ساتھ گویا لازم و ملزوم کے طور پر ہے۔ آپؐ سب سے اول اور سب سے آگے ہوں اور ہم دیکھتے ہیں۔ کہ حقیقۃً ایسا ہی تھا۔ چونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خدا تعالیٰ نے تربیت اور اصلاح کا عظیم الشان اور عدیم المثال کام لینا تھا اس لئے یہ علم آپ کے وجود میں اس طرح سرایت کئے ہوئے تھا۔ جیسے ایک عمدہ اسفنج کا ٹکڑا پانی میں ڈبو کر نکالنے کے بعد پانی سے بھرا ہوا ہوتا ہے اور ایک قدرتی چشمے کے طور پر اس علم کی ابدی صداقتیں آپؐ سے پھوٹ پھوٹ بہتی تھیں۔ چونکہ میرے لئے اس مختصر مضمون میں اس موضوع کے سارے پہلوؤں کے بیان کرنے کی گنجائش نہیں ہے بلکہ کسی ایک پہلو کو بھی تفصیل کے ساتھ نہیں بیان کیا جا سکتا۔ اس لئے میں اس جگہ نہایت اختصار کے ساتھ صرف چند مثالیں آپؐ کے کلام میں سے بیان کروں گا۔ جن سے یہ پتہ لگتا ہے کہ کس طرح آپؐ کی ہر بات علم النفس کے ابدی اصول کے سانچے میں ڈھلی ہوئی نکلتی تھی اور زیادہ اختصار کے خیال سے میں آپؐ کے کلام میں سے بھی صرف اس حصہ کو لوں گا جو روزمرہ کی گفتگو اور بے ساختہ نکلی ہوئی باتوں سے تعلق رکھتا ہے۔

رسول کریمؐ کے کلام کا کمال

میں بتا چکا ہوں کہ عام زبان میں علم النفس اس علم کا نام ہے۔ جو انسانی ذہن کی تشریح اور اس کے کام سے تعلق رکھتا ہے۔ اس علم میں ذہنی اور قلبی تاثرات سے بحث کی جاتی ہے۔ اور یہ بتایا جاتا ہے کہ انسان اپنے ماحول سے کس طرح اثر قبول کرتا ہے۔ اور اس کے خیالات کی رو کس طرح اور کن اصول کے ماتحت چلتی ہیں وغیرہ ذالک۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کلام میں یہ کمال تھا کہ اس میں مخاطب فرد یا جماعت کے خیالات کی اصلاح کے لئے جو بہترین طریق ہو سکتا ہے۔ اس کے مطابق آپؐ کی زبان مبارک گویا ہوتی تھی۔ اور اس لئے سوائے اس کے کہ مشیت ایزدی دوسری طرح ہو، آپؐ کی ہر بات ایک آہنی میخ کی طرح سامع کے خیالات میں دھنس جاتی تھی۔ اور آپؐ اپنے مخاطب کے خیالات کی رو کو غلط راستے پر جاتا دیکھ کر یا یہ سمجھ کر کہ اس کے غلط رستے پر پڑنے کا احتمال ہے فوراً ایسی بات فرماتے تھے جو سامع کی ذہنی رو کو کاٹ کر اس کا رخ بدل دیتی تھی۔ ایسی مثالیں آپ کی زندگی میں ہزاروں ملتی ہیں۔ بلکہ آپؐ کی ساری زندگی ہی اس کی مثال ہے۔ مگر میں اس جگہ بطور نمونہ صرف چند مثالیں بیان کر دینے پر اکتفا کروں گا۔ وما توفیقی الا باللہ۔

جنگ بدر کے موقعہ کی مثال

جنگ بدر کے موقعہ پر جبکہ ابھی مسلمان لشکر کفار کے سامنے نہیں ہوئے تھے اور اکثر مسلمان اس بات سے بے خبر تھے کہ کفار کا ایک جرار لشکر مکہ سے نکل کر آ رہا ہے اور صرف اس خیال سے گھر سے نکلے تھے کہ قافلہ سے سامنا ہوگا۔ اس وقت بعض صحابہ نے کفار مکہ کا ایک سپاہی جو انہیں ایک چشمہ پر مل گیا تھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پکڑ کر پیش کیا۔ آپؐ نے اس سے لشکر کفار کے متعلق بعض سوالات کئے اور پھر پوچھا کہ رؤساء مکہ میں سے کون کون ساتھ ہے۔ اس نے کہا عتبہ، شیبہ، امیہ، نضر بن حارث، عقبہ، ابوجہل، ابوالبختری، حکیم بن حزام، وغیرہ سب ساتھ ہیں۔ یہ لوگ چونکہ قبیلہ قریش کے روح رواں تھے۔ اور نہایت بہادر اور جری سپہ سالار سمجھے جاتے تھے ان کے نام سنکر اور یہ معلوم کر کے کہ مکہ کے سارے نامی لوگ مسلمانوں کے استیصال کے لئے نکل آئے ہیں۔ بعض کمزور صحابہ کسی قدر گھبرائے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا تو بے ساختہ فرمایا

هذه مكة قد القت
اليكم افلاذ كبدها

لو مکہ نے تو تمہارے سامنے اپنے جگر گوشے نکال کر رکھ دیئے ہیں۔ یعنی تم خوش ہو کہ خدا تعالیٰ نے تمہارے لئے اتنا بڑا شکار جمع کر دیا ہے۔ صحابہ کے خیالات کی رو فوراً پلٹ کھا گئی کہ یہ تو گھبرانے کا موقعہ نہیں ہے۔ بلکہ خدا نے اپنے ارادوں کے مطابق ان رؤساء کفار کو ہمارے تباہ کرنے کے لئے یہاں جمع کر دیا ہے اور اس طرح وہی خبر جو کمزور طبیعت مسلمانوں کے لئے پریشانی اور خوف کا باعث بن سکتی تھی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک بے ساختہ نکلی ہوئی بات سے ان کے لئے خوشی اور تقویت کا باعث بن گئی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فقرہ کسی غور و فکر کے نتیجہ میں نہیں فرمایا۔ بلکہ ادھر آپ نے مکہ کے سپاہی کے منہ سے یہ الفاظ سنے اور صحابہ کے چہروں پر نظر ڈالکر گھبراہٹ کے آثار دیکھے۔ اور ادھر بے ساختہ طور پر آپؐ کے منہ سے یہ الفاظ نکل گئے۔ جیسے کہ ایک تیر اپنی کمان کے چلے سے نکل جاتا ہے۔ اور اس بات کے نتیجہ میں مسلمانوں کے خیالات کی رو پلٹا کھا کر فوراً اپنا رخ بدل گئی۔

فتح مکہ کے موقعہ کی مثال

فتح مکہ کے موقعہ پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ابوسفیان رئیس مکہ کی دلداری منظور تھی۔ اور آپؐ نے اس کے ساتھ اس بارے میں بعض وعدے بھی فرمائے تھے۔ جب اسلامی لشکر نہایت درجہ شان و شوکت کے ساتھ اپنے پھریرے لہراتا ہوا مکہ کی طرف

بڑھا اور ابوسفیان ایک اونچی جگہ پہ بیٹھا ہوا اس تزک و احتشام کو دیکھ رہا تھا تو اس کے سامنے سے گزرتے ہوئے حضرت سعد بن عبادہ رئیس انصار نے جو اپنے قبیلہ کے سردار اور علم بردار تھے۔ ابوسفیان کو سنا کر کہا کہ آج مکہ والوں کی ذلت کا دن ہے۔ ابوسفیان کے دل میں یہ بات نشتر کی طرح لگی۔ اس نے فوراً آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا:۔

"آپ نے سنا سعد نے کیا کہا ہے۔ سعد کہتا ہے کہ آج مکہ کی ذلت کا دن ہے"۔

آپؐ نے فرمایا "سعد نے غلط کہا۔ آج تو مکہ کی عزت کا دن ہے۔ سعد سے سرداری کا جھنڈا لے کر اسی کے بیٹے کے سپرد کر دیا جائے"۔

یہ ایک بے ساختگی کا کلام تھا مگر دیکھو تو اس میں علم النفس کی کتنی ابدی صداقتیں مخفی ہیں۔ پہلی بات یہ ہے کہ مکہ والوں کی ذلت کے فقرہ سے یہ سمجھا جا سکتا تھا کہ گویا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ میں داخل ہوں۔ تو مکہ والوں کی یہ ذلت ہے حالانکہ مکہ خواہ مفتوح ہو جب وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے آ رہا ہے تو اس کی عزت ہی عزت ہے اور پھر مکہ کا مقام ایسا ہے کہ اسے کسی صورت میں ذلت سے منسوب نہیں کیا جا سکتا دوسرے سعد کے فقرہ سے اور اس فقرہ کے کہنے کے انداز سے مسلمانوں کے دلوں میں ابوسفیان کے متعلق تحقیر کے جذبات پیدا ہو سکتے تھے۔ مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا منشاء اس کی دلداری کرنا تھا اس لئے آپؐ نے فوراً ابوسفیان کی شکایت پر سعد کو تنبیہ فرمائی اور مسلمانوں کے خیالات کو غلط رستے پر پڑنے سے روک لیا۔ تیسرے آپؐ نے یہ دیکھتے ہوئے کہ سعد کے منہ سے یہ بات بے اختیار نکلی ہے اور جان بوجھ کر نہیں کہی گئی اور پھر یہ سوچتے ہوئے کہ سعد اپنے قبیلہ کا سردار ہے۔ حتی الوسع اس کی تحقیر بھی نہیں ہونی چاہیئے یہ حکم تو دیا کہ اس کے ہاتھوں سے سرداری کا جھنڈا لے لیا جائے مگر ساتھ ہی یہ حکم دیا کہ یہ جھنڈا اس سے لے کر اس کے بیٹے کے سپرد کر دیا جائے۔ تاکہ سعد کی بھی دلداری رہے اور کسی دوسرے کو بھی اس پر طعن کا موقعہ نہ پیدا ہو۔ غور کرو کہ ان مختصر سے الفاظ میں جو بے ساختہ آپؐ کے منہ سے نکلے۔ آپ کی نظر کہاں کہاں پہنچی گویا ایک آن واحد میں آپؐ کے الفاظ نے کئی ذہنی دروازے جو نقصان دہ تھے بند کر دیئے اور کئی ذہنی دروازے جو نفع مند تھے وہ کھول دیئے۔

غزوۂ حنین کے موقعہ کی مثال

غزوۂ حنین کے بعد جب غنائم کی تقسیم کا سوال پیدا ہوا تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ والوں کی تالیف قلب کے خیال سے انہیں زیادہ حصہ دیا۔ بعض جوشیلے اور کم فہم انصار کو اس پر شکایت پیدا ہوئی اور انہوں نے کہا کہ خون تو ہماری تلواروں سے ٹپک رہا ہے مگر انعام مکہ والے لے گئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ بات پہنچی تو آپؐ نے انصار کو ایک علیحدہ جگہ میں جمع کیا اور ان سے کہا کہ مجھے ایسی ایسی خبر پہنچی ہے کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو سکتے کہ لوگ تو بھیڑ بکری اور اونٹ لئے جاتے ہیں مگر تمہارے ساتھ خدا کا رسول جا رہا ہے۔ انصار کی بے اختیار چیخیں نکل گئیں اور رونے روتے ہچکی بندھ گئی۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم میں سے بعض نادان نوجوانوں کے منہ سے یہ فقرہ نکل گیا تھا۔ ہم خدا کے رسولؐ کو لیتے ہیں۔ ہمیں دنیا کے اموال کی رغبت نہیں۔ آپؐ نے فرمایا۔

"اے انصار کے گروہ۔ اب تم مجھے جنت میں حوضِ کوثر پہ ہی ملنا"۔

علم النفس کے ماتحت اس واقعہ کے پہلے حصہ کی تشریح واضح ہے۔ کسی نوٹ کی ضرورت نہیں مگر آپؐ کا آخری فقرہ کچھ تشریح چاہتا ہے۔ یہ ایک بہت سادہ اور صاف فقرہ ہے مگر علم النفس کے سانچے میں کس طرح ڈھل کر نکلا ہے۔ آپؐ کا منشاء یہ تھا کہ تم میں سے بعض نے دنیا کا لالچ کیا ہے۔ اب اس کی پاداش میں تمہیں دنیا میں اس خدائی انعام سے محرومی رہے گی جو دنیا کے انعاموں میں سب سے بڑا انعام ہے یعنی حکومت و سلطنت۔ لیکن یہ نہ سمجھو کہ تمہارا اخلاص اور تمہاری قربانیاں رائیگاں گئیں بلکہ اس کے لئے تم مجھے آخرت میں حوضِ کوثر پر آ کر ملنا۔ وہاں تم آخرت کے انعاموں سے مالا مال کئے جاؤ گے اور خدا تمہاری سب کسر نکال دے گا۔ مگر دنیا میں حکومت و اقتدار کا انعام اب تمہیں نہیں ملے گا گویا اس چھوٹے سے فقرہ میں آپ نے انصار کے دل میں یہ سبق پختہ طور پر جما دیا کہ اگر قومی طور پر مضبوط ہونا چاہتے ہو۔ اور ترقی کرنا چاہتے ہو تو اپنے کمزور ساتھیوں کو بھی اپنے ساتھ سنبھال کر چلو ورنہ ایک حصہ کا وبال دوسرے حصہ کو بھی اٹھانا پڑے گا۔ اور اسی فقرہ میں آپ نے یہ بھی بتا دیا کہ تم نے میرا دامن پکڑ کر دنیا کی نعمتوں کا لالچ کیا۔ اب تمہیں دنیا کی نعمتوں سے ہاتھ دھو بیٹھنا چاہیئے مگر چونکہ خیالات کی اس رو کے ساتھ فوراً یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ گویا انصار کی جماعت خدائی انعامات سے محروم رہی۔ اس لئے آپؐ نے ساتھ ہی اس کا ازالہ فرما دیا کہ نہیں۔ ایسا نہیں۔ بلکہ خدا انہیں آخرت میں انعامات کا وارث بنائے گا اور چونکہ اصل زندگی آخرت ہی کی زندگی ہے اس لئے اگر آخرت میں انعامات مل جائیں تو دنیا کی محرومی چنداں قابل لحاظ نہیں ہے۔

آپ کے اس فقرہ میں یہ مزید لطافت ہے کہ گو آپؐ کا اصل منشا اس موقعہ پر انصار کو تنبیہہ کرنا تھا لیکن آپؐ نے انعام کے حصہ کو تو صراحت کے ساتھ لفظوں میں بیان فرما دیا۔ مگر سزا اور محرومی کے مفہوم کو لفظوں میں نہیں بیان کیا۔ بلکہ بین السطور رکھا یعنی یہ نہیں فرمایا کہ اب تمہیں دنیا میں حکومت کا انعام نہیں ملے گا بلکہ صرف اس قدر فرما کر خاموش ہو گئے کہ اچھا اب تم مجھے آخرت میں ملنا مگر چونکہ یہ ایک توبیخ کا موقعہ تھا۔ آپؐ نے یہ بات نہیں کھولی کہ آخرت میں تم خدائی انعامات سے بہت بڑا حصہ پاؤ گے بلکہ صرف اس قدر فرمانے پر اکتفا کی کہ مجھے حوضِ کوثر پہ ملنا۔ یعنی اس حوض پر میرے پاس آنا۔ جہاں ہر انعام اور ہر خوبی اپنی انتہائی کثرت میں پائی جائے گی جس میں اشارہ یہ تھا کہ دنیا کی محرومی کی تلافی آخرت کے انعاموں کی کثرت سے ہو جائے گی۔ یہ صحرائے عرب کے اس امی نبیؐ کا کلام ہے جو ظاہری علم کے لحاظ سے ابجد تک سے بے بہرہ تھا۔

ایک اور موقعہ کی مثال

مشیت ایزدی کے ماتحت ایک جنگ میں مسلمانوں کو ہزیمت ہوئی اور کئی صحابی میدان چھوڑ کر بھاگ نکلے۔ بعد میں یہ لوگ شرم کی وجہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے نہیں آتے تھے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جو ان کو مسجد کے کونے میں منہ چھپائے تاریکی میں بیٹھے ہوئے دیکھا تو پوچھا۔ تم کون لوگ ہو۔ وہ شرم سے پانی پانی ہو رہے تھے۔ ادب کر عرض کیا نحن الفرارون یا رسول اللہ۔ ہم بھگوڑے ہیں۔ یا رسول اللہ آپؐ نے بے ساختہ فرمایا۔ بل انتم کرارون۔ "نہیں نہیں تم بھگوڑے نہیں ہو تم تو دوبارہ حملہ کے لئے تیار بیٹھے ہو"۔ اللہ اللہ کیا شان ہے! میدان جنگ سے بھاگے ہوئے سپاہی ندامت میں ڈوبے جا رہے ہیں اور عرض کرتے ہیں کہ یا رسول اللہ ہم آپؐ کو کیا منہ دکھائیں۔ ہم تو میدان میں پیٹھ دکھا چکے ہیں۔ آپؐ دیکھتے ہیں کہ ان کی ہمتیں گری جاتی ہیں۔ فوراً فرماتے ہیں کہ تم بھگوڑے کہاں ہو۔ تم تو دوبارہ حملہ کرنے کے لئے پیچھے ہٹ آئے ہو اور ابھی میرے ساتھ ہو کر پھر جنگ کے لئے نکلو گے۔ اور اس ایک لفظ سے گرے ہوئے پست ہمت سپاہی کو اس کی پستی سے اٹھا کر کس بلندی پر پہنچا دیتے ہیں!+

لیڈر (بقیہ صا)

ان کی حمایت میں جان کی بازی لگانے کا بھی ادعا رکھتا ہے۔ جماعتِ احمدیہ کے متعلق ایسے مضامین شائع کئے جو مولانا موصوف کے مندرجہ بالا فتویٰ کی رو سے نہایت نامعقول غیر واجب اور غلط ہیں۔

اس فتویٰ کو یہاں نقل کرنے سے ہماری غرض یہی ہے کہ ہفت روزہ مذکورہ کے مدیر شہیر اس کی روشنی میں اپنے اعمال و کردار اور سخن درازیوں کا جائزہ لیں اور غور کریں کہ مولانا موصوف نے باوجود احمدیت کے سخت مخالف ہونے کے کتنا معتدل اور متوازن فتویٰ.

دیا ہے جس سے تمام متنازعہ فرقوں کو فائدہ اٹھانا چاہیئے اور محض اپنے سیاسی اور غیر سیاسی مفادات کے لئے ملک و قوم میں بد امنی کی فضا کو ہوا نہیں دینی چاہیئے۔ اگر ہفت روزہ مذکورہ کے مدیر شہیر پر حکومت نے پابندی لگائی ہے تو بجائے احتجاج کے اس کو شکر گزار ہونا چاہیئے کہ حکومت نے جو پابندی لگائی ہے وہ مولانا ابوالکلام آزاد مرحوم کے مندرجہ بالا فتوے کے منافی نہیں ہے بلکہ اس کی مؤید ہے چاہیئے کہ مدیر محترم مولانا موصوف کی روح سے معافی مانگیں اور آئندہ کے لئے توبہ کریں+

درخواست دعا

میری بہن عزیزہ طاہرہ پروین عرصہ تین ماہ سے بیمار ہے۔ تاحال کوئی افاقہ نہیں۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت سے جلد شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

(محمد نواز دارالرحمت وسطی ربوہ)

ولادت

عزیزم مکرم چوہدری محمد خالد صاحب ابن نوابزادہ چوہدری محمد شریف ایڈووکیٹ امیر جماعت منٹگمری کو خدا تعالےٰ نے پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود خاکسار کی اہلیہ کے ماموں چوہدری شاہنواز صاحب پروپرائٹر شاہنواز لمیٹڈ کراچی کا نواسہ ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ تلطف نومولود کا نام محمد راشد تجویز فرمایا ہے۔ دعا ہے اللہ تعالےٰ یہ ولادت ہر دو خاندانوں کے لئے بہمہ وجوہ بابرکت بنائے اور نومولود کا نام دین و دنیا میں روشن ہو اور وہ خادم دین بنے۔ آمین یا رب العالمین۔

(صلاح الدین احمد مشیر قانون و ناظم جائیداد)

نوٹ:۔ بیگم صاحبہ مکرم چوہدری صلاح الدین احمد صاحب مشیر قانون و ناظم جائداد نے اس خوشی میں ایک خطبہ نمبر کسی مستحق کے نام جاری کروایا ہے۔ فجزاھا اللہ احسن الجزا۔ (مینجر الفضل)

تعلیم الاسلام کالج کے تفصیلی نتائج

اس سے قبل اخبار الفضل میں تعلیم الاسلام کالج کا جو نتیجہ شائع ہوا ہے وہ نامکمل شکل میں شائع ہوا ہے۔ اس وقت تک سیکنڈری بورڈ کی طرف سے تفصیلی نتیجہ موصول نہیں ہوا تھا۔ اس لئے اب اس کو مکمل شکل میں شائع کیا جا رہا ہے۔ نیز اس سے قبل اخبار الفضل میں پری انجینئرنگ گروپ کے نتیجہ کی اوسط غلط شائع کی گئی ہے۔ اس گروپ کا نتیجہ ۸۲٫۳ فیصد ہے

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

نتیجہ امتحان انٹرمیڈیٹ تعلیم الاسلام کالج ربوہ

(الف) پری میڈیکل گروپ

(۱) مندرجہ ذیل طلبہ امتحان میں کامیاب ہوئے۔

نام	رول نمبر	نمبر حاصل کردہ
نثار احمد	۲۱۵۶۶	۴۳۷
عبد الغفور احسان	۲۱۵۶۷	۵۷۱
محمد اقبال ضیاء	۲۱۵۶۸	۴۰۸
ملک عبد الحمید	۲۱۵۷۰	۵۳۵
محمد سلیمان	۲۱۵۷۱	۶۰۷
مسعود انور باجوہ	۲۱۵۷۲	۴۹۷
منور احمد	۲۱۵۷۳	۵۲۹
حسن مستی	۲۱۵۷۴	۶۰۹
مبارک احمد	۲۱۵۷۵	۴۷۰
محمد طفیل	۲۱۵۷۶	۴۴۶
انتصار احمد	۲۱۵۷۷	۵۷۵
منیر الحق	۲۱۵۷۸	۵۹۱
عبد الستار	۲۱۵۸۱	۴۲۵
محمد عباس احمد خان	۲۱۵۸۲	۴۷۳
عبد الحفیظ ملک	۲۱۵۸۳	۵۴۱

(ب) مندرجہ ذیل طلبہ کے نتیجہ کا بعد میں اعلان ہو گا

محمد کریم قیصر ۲۱۵۸۵

(ج) مندرجہ ذیل طلبہ نے ان کے نام کے سامنے دئے مضمون میں کمپارٹمنٹ حاصل کی ہے ان کو اپریل ۱۹۶۴ء تک اس مضمون کا امتحان پاس کرنے کا موقعہ دیا گیا ہے

منیر احمد ۲۱۵۷۹ کیمسٹری

(د) مندرجہ ذیل طلبہ کو بورڈ کی طرف سے ایکزیمپشن ملی ہے اور ان کو ان کے سامنے دیئے ہوئے مضامین سپلیمنٹری امتحان اکتوبر ۱۹۶۳ء میں پاس کرنے کا موقعہ دیا گیا ہے

نام	رول نمبر	مضامین
محمد یحییٰ	۲۱۵۶۵	اردو انگریزی
محمد معصوم اختر	۲۱۵۶۹	اردو دوسرا پرچہ۔ انگلش پہلا پرچہ
عبد الحی نواچہ	۲۱۵۸۰	فزکس دوسرا۔ کیمسٹری دوسرا۔ بیالوجی دوسرا
		اردو ۔ انگریزی
خدا بخش	۲۱۵۸۴	انگریزی دوسرا پرچہ۔ فزکس دوسرا پرچہ کیمسٹری دوسرا پرچہ۔ بیالوجی دوسرا پرچہ

(ھ) فیل = × کوئی نہیں

(ب) پری انجینئرنگ

(۱) مندرجہ ذیل طلبہ امتحان میں کامیاب ہوئے

نام	رول نمبر	نمبر حاصل کردہ
مختار احمد قمر	۲۲۷۹۳	۵۴۸
نیاز احمد	۲۲۷۹۴	۵۵۲
محمد یار	۲۲۷۹۵	۵۳۲
عبد الرزاق	۲۲۷۹۶	۵۸۴
طاہر احمد جاوید	۲۲۷۹۷	۵۹۵
رفیق الدین	۲۲۷۹۹	۶۰۸
محمد یوسف بلوچ	۲۲۸۰۰	۴۱۱
عبد المنان	۲۲۸۰۱	۶۰۳
رفیق احمد	۲۲۸۰۲	۴۳۹
محمود ریاض	۲۲۸۰۵	۵۰۳
صفی اللہ	۲۲۸۰۶	۶۶۱
عبد اللطیف	۲۲۸۰۷	۵۵۵
محمود احمد	۲۲۸۰۸	۷۱۴
نصرت الٰہی	۲۲۸۰۹	۵۳۲
سید شمشاد علی	۲۲۸۱۰	۵۱۲
نعیم الرحمٰن	۲۲۸۱۱	۶۶۹
منصور احمد خان	۲۲۸۱۲	۵۳۷
مجیر النور	۲۲۸۱۳	۵۴۶

(ب) مندرجہ ذیل طلبہ کے نتیجہ کا بعد میں اعلان ہو گا

الطاف حسین ۲۲۸۰۴

عابد علی ۲۲۸۱۴

(ج) مندرجہ ذیل طلبہ نے ان کے نام کے سامنے دئے ہوئے مضمون میں کمپارٹمنٹ حاصل کی ہے ان کو اپریل ۱۹۶۴ء تک اس مضمون کا امتحان پاس کرنے کا موقعہ دیا گیا ہے۔

سید خالد محمود ۲۲۷۹۲ کیمسٹری

اعجاز احمد ۲۲۸۰۳ انگلش

(د) مندرجہ ذیل طلبہ کو بورڈ کی طرف سے ایگزیمپشن ملی ہے اور ان کو ان کے نام کے سامنے دئے ہوئے مضامین سپلیمنٹری امتحان اکتوبر ۱۹۶۳ء میں پاس کرنے کا موقعہ دیا گیا ہے۔

جاوید حسن ۲۲۸۱۵ کیمسٹری دوسرا پرچہ۔ ریاضی دوسرا پرچہ

(ھ) مندرجہ ذیل دو طلبہ کے نتائج تاحال موصول نہیں ہوئے۔

نصیر احمد بندا ۲۲۷۸۱

محمد یعقوب ۲۲۳۹۲

(و) مندرجہ ذیل طالب علم بوجہ بیماری شامل نہیں ہو سکا اکتوبر میں سپلیمنٹری امتحان دے سکے گا۔

۲۲۷۹۸ رشید احمد

(ز) فیل کوئی نہیں

(الف) Humanities Group
آرٹس گروپ

(۱) مندرجہ ذیل طلبہ امتحان میں کامیاب ہوئے

رول نمبر	نام	نمبر حاصل کردہ
۲۶۸۹۸	سارنگ خان	۴۸۷
۲۶۹۰۰	محمد داؤد طاہر	۶۴۳
۲۶۹۰۱	محمد اسلم جعفر	۴۶۳
۲۶۹۰۳	منظور احمد ظفر	۵۴۰
۲۶۹۰۵	محمد منظور صادق	۴۷۴
۲۶۹۲۲	فیض علی	۵۱۴
۲۶۹۳۳	انتصار احمد	۴۱۳
۲۶۹۳۴	ممتاز احمد	۴۸۷
۲۶۹۵۱	بشارت احمد رندھاوا	۸۴۴

(ب) مندرجہ ذیل رول نمبر کے نتیجہ کا بعد میں اعلان ہو گا

۲۶۹۵۶ محمد سعید گھمن

۲۶۹۲۶ اعجاز حسین

(ج) مندرجہ ذیل طلبہ کو ان کے نام کے سامنے لکھے ہوئے مضمون میں کمپارٹمنٹ آئی ہے ان کو اپریل ۱۹۶۴ء تک اس مضمون کا امتحان دے کر پاس کرنا ہو گا۔

رول نمبر	نام	مضمون
۲۶۸۸۵	عبد الکریم چیمہ	انگریزی
۲۶۸۹۷	چوہدری ناصر احمد طاہر	انگریزی
۲۶۸۹۴	محمد اسلم شاد	انگریزی
۲۶۹۰۲	عبد العزیز جاوید	انگریزی
۲۶۹۰۴	نثار احمد بسرا	انگریزی
۲۶۹۰۹	محمد اکرم بھٹی	اردو
۲۶۹۱۶	مقصود احمد	انگریزی
۲۶۹۱۸	عبد المجید بھٹی	انگریزی
۲۶۹۱۹	حامد احمد	اکنامکس
۲۶۹۲۶	ضرار مظفر	اکنامکس
۲۶۹۲۸	محمد اکرم ثاقب	انگریزی
۲۶۹۲۹	جمشید مبارز	انگریزی
۲۶۹۳۰	غلام حسین	انگریزی
۲۶۹۳۱	محمد یوسف مبشر	انگریزی
۲۶۹۳۲	منصور احمد مظفر	انگریزی
۲۶۹۳۷	سید منیر احمد شاد	اکنامکس
۲۶۹۴۱	نذیر حسین	انگریزی
۲۶۹۴۲	محمد اسحاق طارق	انگریزی
۲۶۹۴۹	سعید احمد انجم	اردو
۲۶۹۵۰	عبد الغفور	انگریزی
۲۶۹۵۳	ارشاد علی	انگریزی
۲۶۹۵۴	اعجاز احمد اختر	انگریزی
۲۶۹۵۷	سید نصیر احمد	انگریزی
۲۶۹۵۸	مجید احمد	انگریزی

مندرجہ ذیل طلبہ کو بورڈ کی طرف سے ایگزیمپشن ملی ہے اور ان کو ان کے نام کے سامنے دئے ہوئے مضامین سپلیمنٹری اکتوبر ۱۹۶۳ء میں پاس کرنے کا موقعہ دیا گیا ہے۔

رول نمبر	نام	مضامین جن کا امتحان دینا ہو گا
۲۶۸۹۹	محمود احمد سندھی	اردو پہلا پرچہ انگریزی، تاریخ دوسرا پرچہ
۲۶۹۰۶	عزیز احمد	اردو پہلا پرچہ۔ انگریزی
۲۶۹۱۰	ثناء اللہ	اردو۔ انگریزی۔ تاریخ دوسرا پرچہ
۲۶۹۱۱	نثار احمد چوہدری	اردو پہلا پرچہ انگریزی۔ تاریخ دوسرا پرچہ
۲۶۹۱۲	محمد عاشق	اردو پہلا پرچہ ۔ انگریزی
۲۶۹۱۳	ظہور احمد بھٹی	اردو پہلا پرچہ۔ انگریزی
۲۶۹۱۴	محمد صدیق گھٹی	اردو پہلا پرچہ ۔ انگریزی
۲۶۹۱۵	محمود احمد دنیس	اردو۔ انگریزی
۲۶۹۱۷	ظفر احمد	اردو پہلا پرچہ۔ انگریزی پہلا پرچہ۔ اکنامکس دوسرا پرچہ
۲۶۹۲۰	صادق احمد نعیم	اردو پہلا پرچہ۔ انگریزی دوسرا پرچہ ۔ اکنامکس دوسرا پرچہ
۲۶۹۲۱	منظفر احمد	انگریزی دوسرا پرچہ۔ اکنامکس دوسرا پرچہ
۲۶۹۲۳	محمد ایوب جاوید	اردو پہلا پرچہ۔ انگریزی۔ اکنامکس دوسرا پرچہ
۲۶۹۲۴	کرامت رحمان	انگریزی پہلا پرچہ۔ اکنامکس دوسرا پرچہ
۲۶۹۲۵	مبارک احمد صابر	اردو پہلا پرچہ۔ انگریزی پہلا پرچہ۔ اکنامکس دوسرا
۲۶۹۲۷	عبد السمیع	اردو پہلا پرچہ۔ ہسٹری دوسرا پرچہ۔ اکنامکس دوسرا
۲۶۹۳۵	محمد یار دین لالی	انگریزی پہلا پرچہ۔ اکنامکس دوسرا پرچہ

(باقی صفحہ پر)

نظارت تعلیم کے اعلانات

امتحان انجینئرس کمپیٹینسی سرٹیفکیٹ

تحریری امتحان فرسٹ و سیکنڈ کلاس انجینئرس۔ دفتر ڈائرکٹریٹ انڈسٹریز ملتان روڈ لاہور ۳۰/۹/۶۳ و ۱/۱۰/۶۳ پریکٹیکل و اورل ٹسٹ برائے تھرڈ کلاس سرٹیفکیٹ ۲۹ و ۳۰/۱۰/۶۳
درخواستیں مجوزہ فارم میں ۹/۹/۶۳ تک بنام چیئرمین بورڈ آف ایگزیمننگ انجینئرس ویسٹ پاکستان لاہور۔ فارم ۲۵ پیسے میں ان کے دفتر سے۔ فیس داخلہ برائے کلاس اوّل دوم و سوم بالترتیب ۱۰/- و ۸/- و ۵/- روپے
(پ۔ ٹ ۲۹/۷/۶۳)

داخلہ پشاور یونیورسٹی

درخواستیں مجوزہ فارم میں جو ایڈمنسٹریشن سیکشن اور ہیڈ آف دی ڈیپارٹمنٹ سے ملتی ہیں۔ مندرجہ ذیل کلاسز میں داخلہ:

اوّل، بی اے۔ بی ایس سی آنرس پارٹ ون: (۱) آرکیالوجی (۲) اکنامکس (۳) انگلش (۴) جغرافیہ (۵) تاریخ (۶) فلاسفی (۷) پولیٹیکل سائنس (۸) اسلامیات (۹) عربی (۱۰) اردو (۱۱) فارسی (۱۲) پشتو (۱۳) باٹنی (۱۴) کیمسٹری (۱۵) جیالوجی (۱۶) ریاضی (۱۷) فزکس (۱۸) سٹیٹسٹکس (۱۹) زوآلوجی۔

دوم بی کامرس: درخواستیں معہ حاصل کردہ نمبروں کی تفصیل و کیریکٹر سرٹیفکیٹ ۲۰/۸/۶۳ تک بنام چیئرمین متعلقہ محکمہ قائداعظم کالج آف کامرس ۲۰/۸/۶۳ تک۔
آنرس کلاسز میں مستحقین کے لئے مراعات فیس و کلاس سکالرشپس اور سپیشل سکالرشپس (پ۔ ٹ ۲۷/۷/۶۳)

کمیشن جی ڈی (پائلٹ) برانچ و ٹیکنیکل برانچ

پروگرام دورہ رکروٹنگ افسر پی اے ایف راولپنڈی
مری ۳۰/۷/۶۳۔ حسن ابدال ۱۹/۸/۶۳۔ کیمل پور ۲۱/۸/۶۳۔ نوشہرہ ۲۳/۸/۶۳ سرگودھا ۲۵/۸/۶۳۔ جہلم ۲۷/۸/۶۳
امیدواران اپنی اصل اسناد پیش کریں۔ بلند معیار کھلاڑیوں کے لئے نادر موقعہ (پ۔ ٹ ۲۵/۷/۶۳)

دعائے مغفرت

۱۔ میری دادی محترمہ عنایت بیگم صاحبہ آف قادیان مورخہ ۲۸ جولائی بروز اتوار صبح سات بجے ایک لمبی بیماری کے بعد اس دارِ فانی سے انتقال فرما کر اپنے مالک حقیقی سے جا ملیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ بوقت وفات مرحومہ کی عمر تقریباً اسی سال تھی۔ آپ نے ۱۹۰۳ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت کی اور ۲۸ فروری ۱۹۱۱ء کو وصیت کا فارم پُر کیا تھا۔ جس کے مطابق مرحومہ کو ان کی وفات کے روز ہی قطعہ صحابہ میں دفن کیا گیا۔ مرحومہ پابند صوم و صلوٰۃ ہونے کے علاوہ نہایت فیاض اور خاص ایمانی جرأت رکھنے والی خاتون تھیں۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے دو بیٹے مرزا نذیر علی صاحب اور مرزا منیر علی صاحب اور ان کا خاندان چھوڑا ہے۔ جملہ احباب جماعت کی خدمت میں مرحومہ کی بلندیٔ درجات کی دعا کرنے کی درخواست ہے۔

مرزا حمید احمد ولد مرزا نذیر علی صاحب قادیانی
کارکن نظارت امور عامہ ربوہ

۲۔ میرے بڑے ماموں جان ڈاکٹر محمد حسین خان صاحب جو عرصہ سے کراچی میں بیمار تھے۔ بقضائے الٰہی بتاریخ ۱۲ جولائی ۱۹۶۳ء بوقت صبح وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم موصی تھے اور بہت خوبیوں کے مالک تھے ان کا دائرہ احباب نہایت وسیع تھا اور سب ان کے مداح۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ مرحوم کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

ڈاکٹر اقبال احمد خان مظفر گڑھ

۳۔ میرے دادا جان شیخ عبدالشکور پٹیالوی جنہوں نے حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ میں ۱۹۰۲ء میں بذریعہ خط بیعت کی تھی۔ مورخہ ۱۹/۶/۶۳ کو بمقام حافظ آباد بعمر ۸۰ سال وفات پا گئے ہیں۔ آپ کی میت مورخہ ۲۰/۷/۶۳ کو ربوہ لائی گئی جہاں آپ کو مقبرہ بہشتی میں سپردِ خاک کر دیا گیا ہے۔ آپ جماعت احمدیہ حافظ آباد کے سرکردہ رکن تھے۔ بزرگان سلسلہ سے گذارش ہے کہ وہ مرحوم کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

قریشی عبد الرحمٰن
انڈسٹریل سب انسپکٹر (کواپریٹو سوسائٹیز)
چنیوٹ

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کی اہلیہ کا اپریشن ہوا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے
(میاں غلام محمد سب برج انسپکٹر ریلوے کوٹری)

۲۔ میرے بھانجے عزیزم امتیاز احمد ملک کو عرصہ تقریباً دو ماہ سے بخار کی شکایت ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے (ملک سعید احمد ولد ملک محمد شفیع بدین)

۳۔ میرے ابا جان شیخ عبدالعزیز صاحب جو کہ مخلص صحابی ہیں بیمار ہیں تمام احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ (عبدالسمیع قمر)

۴۔ میری بڑی بہن اور ان کی بچی مورخہ ۳/۸/۶۳ کو اپنے شوہر کے پاس بحری جہاز سے جرمنی جا رہی ہیں۔ بزرگان جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔
(حنیفہ قمر بنت سید عبدالکریم صاحب مسعود آباد کالونی کراچی ۲۷)

۵۔ خاکسار کے والد چوہدری محمد الدین صاحب چک ۳۲ جنوبی ضلع سرگودھا عرصہ ۲ سال سے دل کے عارضہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ احباب کرام دعا فرماویں۔
(نثار احمد پسر چوہدری محمد الدین چک ۳۲ جنوبی ضلع سرگودھا)

۶۔ خاکسار چند مقدمات میں ماخوذ ہے۔ جو کافی پریشانی کا موجب بنے ہوئے ہیں۔ احباب جماعت خصوصاً صحابہ کرام حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے عاجزانہ درخواست ہے۔
(عبدالوحید چوہدری۔ مسجد نور مری روڈ راولپنڈی)

۷۔ مکرم چوہدری غلام حسین صاحب اوورسیر کو پاؤں میں شدید درد ہے۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرماویں۔ نیز خاکسار کی بچی گذشتہ کئی روز سے نزلہ اور چھینکوں کی کثرت سے بیمار رہتی ہے۔ احباب جماعت بچی کی صحتیابی کے لئے دعا فرماویں۔
(فضل الٰہی انوری پروفیسر الجامعۃ الاحمدیہ ربوہ)

۸۔ چوہدری نواب خان صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ۱۱/۱ کی اہلیہ صاحبہ عرصہ سے بعارضہ فالج بیمار چلی آ رہی ہیں۔ ان کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو کامل شفا عطا فرما دے اور ان کی ہر قسم کی پریشانیاں دور کرے۔ آمین ثم آمین
(عبدالکریم خان شاہد کا ٹھ گڑھی چک ۱۱/۱ ضلع سرگودھا)

۹۔ میری ہمشیرہ سیدہ زہرہ بیگم حسین صاحبہ ایم۔ اے بی ٹی اہلیہ پروفیسر ظفر احمد پرنسپل آف تعلیم الاسلام کالج ربوہ چند یوم سے Low Blood Pressure کی وجہ سے سخت بیمار ہیں درخواست دعا ہے (سید محمد افتخار حسین لاہور)

۱۰۔ خاکسار کے چھوٹے بھائی عزیز ملک محمد اکرم صاحب شاہد واقف زندگی متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ ۲۲/۷/۶۳ سے بعارضہ ٹائیفائیڈ سخت بیمار ہیں۔ دعا کی درخواست ہے۔
(ملک محمد اعظم لیکچرر۔ دارالرحمت شرقی ربوہ)

۱۱۔ مکرم میاں اظہر احمد صاحب نائب افسر صیغہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ ان دنوں بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ مخلصین جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ (عبدالستار ربوہ)

۱۲۔ میرے چچا چوہدری عبدالغنی صاحب چند یوم سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے (حکیم محمد صدیق دواخانہ طب جدید ربوہ)

۴۔ چوہدری عبدالعزیز بٹکروسی ولد چوہدری غلام محمد صاحب صحابی ساکن بھیمبیاں تحصیل و ضلع ہوشیارپور بھارت حال کراچی بمقام گھوٹہ امام الدین جی ۱۷ ریلوے سٹیشن گمٹی ضلع لائلپور بقضائے الٰہی سے مورخہ ۲۱/۷/۶۳ بروز اتوار وفات پا گئے ہیں چوہدری عبدالعزیز صاحب مدرس تحریک جدید ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں عرصہ تک پڑھاتے رہے ہیں۔ بڑے غیرتمند اور مخلص نوجوان تھے۔ ان کے جنازہ میں کوئی احمدی دوست شامل نہیں ہوا۔ احباب جماعت جنازہ غائب پڑھیں خدا تعالیٰ ان کو جنت میں اعلیٰ جگہ عطا فرمائے۔ آمین۔
(عبدالرحمٰن قادیانی چک ۹۸/۶ ب ضلع لائلپور)

خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

ضروری اعلان

میاں محمد یعقوب صاحب انسپکٹر وقف جدید کو یکم اگست ۱۹۶۳ء سے فارغ کر دیا ہے۔ اب وہ وقف جدید کے انسپکٹر نہیں رہے۔

(ناظم مال وقف جدید)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

وصایا

ضروری نوٹ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اند صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ پندرہ دن کے اندر اندر ضروری تفصیل سے آگاہ فرما دیں (۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے (۳) وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگر چاہے تو چندہ عام ادا کرتا رہے مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے کیونکہ وصیت کی نیت کر چکا ہے۔

وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ کر لیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۱۶۷۲۴ میں خورشید بیگم زوجہ چوہدری محمد صادق قوم سیال پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن لال واڑی ڈاک خانہ محمدی پور تحصیل و ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴؍۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد چھ کنال اراضی بارانی موضع لال واڑی مذکور میں ہے جس کی قیمت ۱۰۰۰/- روپیہ ہے جو کہ حق مہر ۱۰۰۰/- روپیہ کے عوض میں میرے نام منتقل رقبہ مذکور ہو چکا ہے اس کی سالانہ آمدنی لقرِیبًا مبلغ ۳۰/- روپے ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ علاوہ اس کے ۱½ تولہ طلائی زیور کانٹے مع انگوٹھی بقیمت ۲۱۰/- روپے میرے پاس موجود ہے کل جائداد ۱۰۰۰/- + ۲۱۰/- = ۱۲۱۰ روپے مذکور کا ۱/۱۰ حصہ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بہ حصہ جائداد داخل کر دوں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد خورشید بیگم اہلیہ چوہدری محمد صادق سیال موصیہ ۱۴؍۲۔ گواہ شد محمد صادق ولد میاں خاں سیال موضع لال واڑی خاوند موصیہ ۱۴؍۲ گواہ شد نیر دز الدین پنشنر انسپکٹر تحریک جدید ضلع گجرات ساکن (المرقوم)

مسل نمبر ۱۶۹۳۸ میں ناصرہ بتول بنت غلام سرور ملک قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن بیرہ حال تونسہ بیراج ضلع مظفرگڑھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳؍۶؍۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے (۱) حق مہر بذمہ خاوند مبلغ ایک ہزار روپیہ۔ تین عدد انگوٹھیاں طلائی وزنی ایک تولہ قیمت ۱۴۰ روپے ہار طلائی ایک عدد وزنی ایک تولہ دس ماشے مالیتی ۲۶۰ روپے بالیاں ایک جوڑی پون تولہ قیمت ایک سو روپے کل میزان ۵۰۰/- روپیہ میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامتہ ناصرہ بتول بنت ملک غلام سرور درسیر تونسہ بیراج ضلع مظفرگڑھ گواہ شد محمد ابراہیم انسپکٹر وصایا حال تونسہ بیراج کالونی ضلع مظفرگڑھ گواہ شد۔ ظفر اقبال خاوند موصیہ بابو ٹیوب ویل کارپوریشن ریلوے روڈ ملتان۔

مسل نمبر ۱۷۱۲۴ میں علم بی بی زوجہ محمد اسمٰعیل قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال پیدائشی احمدی ساکن احمد نگر ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱؍۶؍۶۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حق مہر ۱۰۰/- روپے ہے اس کے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی حق مہر ابھی بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔ الامتہ۔ علم بی بی موصیہ گواہ شد محمد اسمٰعیل ولد مہر امام دین خاوند موصیہ گواہ شد۔ محمد صادق بٹ ابن محمد یوسف بٹ سکنہ احمد نگر متصل ربوہ۔

مسل نمبر ۱۷۱۲۵ میں سکینہ بی بی زوجہ چوہدری غلام رسول چٹھ۔ پیشہ خانہ داری عمر ۴۸ سال پیدائشی احمدی ساکن کالس ڈاک خانہ گڑیال ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳؍۵؍۶۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے میرا حق مہر ۵۰۰/- روپے بذمہ خاوند ہے اور ایک جوڑی کانٹے طلائی وزنی قریبًا ایک تولہ قیمتی ۱۲۵/- روپے ہے میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں میرے مرنے کے بعد میری جو مزید جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک انجمن مذکور ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کر دوں یا جائداد کا کوئی انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کر دوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ جائداد وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی العبد سکینہ بی بی۔ گواہ شد نسیم احمد خالد لفٹیننٹ پی این موضع کالس ڈاک خانہ گڑیال ضلع گجرات۔ گواہ شد غلام رسول ہیڈ ماسٹر مڈل سکول دلاور پور ضلع گجرات خاوند موصیہ۔

مسل نمبر ۱۷۱۲۶ میں محمد سردار مجاہد ولد نصیر الدین مرحوم۔ قوم جنجوعہ پیشہ درزی عمر ۵۵ سال بیعت ۱۹۲۵ء ساکن احاطہ میاں چراغدین بیرون دہلی دروازہ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳؍۶؍۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے نقد پانچ صد روپے صرف میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کر دوں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی لیکن میرا گزارہ صرف اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اس وقت ۱۵۰/- روپے ہے یہ ماہوار آمد کاروبار کے مطابق کم و بیش ہوتی ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ العبد ماسٹر محمد سردار مجاہد ولد نصیر الدین مرحوم مسجد احمدیہ کوئٹہ گواہ شد۔ نواب دین ولد عالم دین مکان نمبر ۲/۳۱-۲ رام جی لین مسجد روڈ کوئٹہ وصیت نمبر ۵۴۴۵۔ گواہ شد۔ عبد الحفیظ رضا ولد عبد المجید خاں ڈیف اینڈ ڈمب سکول لٹن روڈ موصی نمبر ۱۵۲۹۱ کوئٹہ۔

مسل نمبر ۱۷۱۲۷ میں عبد اللہ عرف رحمت اللہ ولد پیر بخش قوم ارائیں ریٹائرڈ عمر ۶۳ سال بیعت ۱۹۲۲ء ساکن دار الصدر غربی ب ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶؍۶؍۶۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد اس وقت ۲۰۰ روپیہ نقدی کی صورت میں بمد ذاتی امانت۔ امانت فنڈ صدر انجمن احمدیہ میں موجود ہے جو میری ملکیت ہے میں اس کے کل حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد حصہ جائداد داخل کر دوں تو ایسی رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کر دوں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی مجھے اس کے علاوہ مبلغ ۱۰/- روپے ماہوار بطور وظیفہ امدادی نظارت تعلیم ربوہ سے ملتے ہیں میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اگر اس کے بعد آمد کا کوئی اور ذریعہ ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی میرا گزارہ بعض رشتہ داروں کی امداد پر ہے العبد عبد اللہ عرف رحمت اللہ دار الصدر غربی ربوہ۔ گواہ شد چوہدری ظہور احمد باجوہ ناظر زراعت ربوہ گواہ شد۔ محمد ابراہیم ناصر ایم اے تعلیم الاسلام کالج ربوہ ۲۶؍۶؍۶۳۔

ایصال ثواب کے لئے الفضل کا اجراء

مکرم ڈاکٹر عبد السمیع صاحب غنی ہیلتھ آفیسر میونسپلٹی کوئٹہ نے ایک خطبہ نمبر برائے ایصال ثواب والدہ خود اور تین ماہ کے لئے روزنامہ الفضل برائے ایصال ثواب والد خود مستحقین کے نام جاری کرائے ہیں فجزاھم اللہ احسن الجزاء

(مینیجر الفضل)

درخواست دعا

میرا بھانجہ عزیز حنیف احمد بھٹی ابن منیر احمد صاحب بھٹی جو کہ کمپالہ مشرقی افریقہ میں قیام پذیر ہے چند دن قبل اس نے پاکستان آنا تھا مگر دس پندرہ دن سے دل کی بیماری سے شدید طور پر بیمار ہے اور حالت نہایت ہی خراب ہے، احباب جماعت سے

بعض ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

لاہور ۲ راگست مغربی پاکستان کی سرحد پر بھی بھارتی فوجوں کا زبردست اجتماع شروع ہوگیا ہے اس کا انکشاف مرکزی وزیر خوراک و زراعت جناب فضل القادر چوہدری نے لاہور کے ہوائی اڈہ پر اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے کیا انھوں نے بتایا کہ مشرقی پاکستان کی سرحد پر بھارتی فوج پہلے ہی سے سرگرم جنگی تیاریوں میں مصروف ہے اور اب بھارت نے مغربی پاکستان کی سرحد پر بھی اپنی فوج جمع کرنا شروع کردی ہے انھوں نے کہا کہ بھارت کی ان فوجی سرگرمیوں سے پاکستان کی آزادی اور سلامتی کو سخت خطرہ لاحق ہوگیا ہے اور حکومت پاکستان اس سلسلہ میں بھارتی حکومت سے سخت احتجاج کرنے والی ہے انھوں نے بتایا کہ بھارت کی جنگی تیاریوں کے پیش نظر حکومت پاکستان ضروری دفاعی انتظامات کر رہی ہے۔ ڈھاکہ کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ مشرقی پاکستان کی سرحد پر بھارتی فوجوں کی جنگی تیاریاں تیز ہوتی جارہی ہیں سلہٹ کی سرحد پر بھاری تعداد میں بھارتی فوج پہلے ہی جمع ہوگئی تھی۔ لیکن اب سلہٹ سے چاٹگام تک کی پوری سرحد پر بھارتی فوج جمع ہوگئی ہے۔

• لاہور ۲ راگست۔ صدر کونسل مسلم لیگ خواجہ ناظم الدین نے اعلان کیا ہے کہ قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے ضمنی انتخابات میں حزب اختلاف کے تمام گروپ مشترکہ طور پر امیدوار نامزد کریں گے خواجہ صاحب نے کہا کہ تمام مخالف سیاسی پارٹیاں اس بات پر متفق ہوگئی ہیں کہ ضمنی انتخابات میں صرف ان امیدواروں کو نامزد کیا جائے گا جن کی کامیابی کے امکانات روشن ہوں۔

• مظفر آباد ۔ ۲ اگست ۔ بھارت نے آزاد کشمیر میں بھی خط متارکۂ جنگ پر بھاری تعداد میں فوج جمع کرلی ہے اور مسلسل اشتعال انگیز کارروائیاں کی جارہی ہیں پچھلے چند ہفتوں کے دوران بھارتی فوج کی طرف سے کئی مرتبہ آزاد کشمیر کی سرحدی بستیوں پر فائرنگ کی جاچکی ہے آزاد کشمیر کے سیاسی حلقوں نے اس صورت حال پر سخت تشویش کا اظہار کیا ہے۔

• کراچی ۲ اگست ۔ پاکستان میں روس کے نمائندہ مسٹر آئی کوزمین نے مرکزی وزیر تجارت جناب وحید الزمان سے لاہور میں دونوں ملکوں کے درمیان تجارت کو بڑھانے سے متعلق امور پر تبادلہ خیال کیا واضح رہے کہ وزیر تجارت نے ۲۹ جولائی کو لاہور میں بیان دیتے ہوئے کہا تھا کہ اگر روس بھی دوسرے ممالک کی طرح مراعات کی یقین دہانی کرائے تو پاکستان روس کے ساتھ طویل المیعاد تجارتی معاہدہ کرنے کو تیار ہے۔

• کراچی ۲ راگست۔ عوامی جمہوریہ چین سے فضائی معاہدہ کے بعد عنقریب پاکستان اور روس کے درمیان فضائی معاہدہ ہوجائے گا اس سلسلے میں روس کا ایک وفد ۱۷ راگست کو پاکستان پہنچے گا جو پاکستانی حکام سے پاکستان کے علاقے سے گزرنے کے لئے سہولتیں طلب کرے گا روس نے ماسکو سے جکارتہ تک نئی فضائی سروس شروع کرنے کا فیصلہ کیا ہے جو براستہ رنگون جائے گی اور روس نے اسی سروس کے لئے پاکستان سے فضائی سہولتیں مانگی ہیں پاکستان اور روس کا فضائی معاہدہ طے پا جانے کے بعد روس اپنی فضائی سروس کو برما اور انڈونیشیا تک بڑھا دے گا۔ روس بھی پاکستان انٹرنیشنل ایئر لائنز کو اپنے علاقے سے گزرنے کے لئے ایسی ہی سہولتیں دینے پر رضامند ہو جائے گا۔

• لاہور ۲ اگست۔ مرکزی وزیر محنت جناب فضل القادر چوہدری نے کہا ہے کہ مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان میں مزدوروں سے متعلق قوانین میں یکسانیت پیدا کرنے کے لئے اقدامات کئے جارہے ہیں۔

• لاہور ۲ راگست مرکزی وزیر بحالیات رانا عبدالحمید نے کہا ہے کہ آسام اور تری پورہ سے جبری طور پر نکالے جانے والے مسلمانوں میں سے اب تک پانچ سو خاندانوں کو آباد کیا جاچکا ہے انھوں نے کہا کہ آسام اور تری پورہ سے مسلمانوں کا جبری انخلاء اب بھی جاری ہے اور حکومت انھیں آباد کرنے کے لئے ہر ممکن اقدامات کر رہی ہے

وزیر بحالیات نے کہا حکومت پاکستان بھارت سے مسلمانوں کے جبری انخلا کا مسئلہ اقوام متحدہ میں پیش کرنے کے سوال پر غور کر رہی ہے۔

• نئی دہلی ۲ اگست ۔ بھارت کے وزیر اعظم پنڈت نہرو کی رہائش گاہ کے سامنے امریکہ برطانیہ اور بھارت کی مشترکہ فضائی مشقوں اور امریکہ کے ساتھ ٹرانسمیٹر کے سودے کے خلاف سینکڑوں افراد نے زبردست مظاہرہ کیا مظاہرین نے وزیر اعظم کو ایک یادداشت پیش کی جس میں کہا گیا ہے کہ مشترکہ فضائی مشقیں اور ٹرانسمیٹر کا سودا بھارت کی غیر جانبداری اور سلامتی کے خلاف ہے۔

ضروری اعلان

بل ماہ جولائی ۶۳ء ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں بھجوا دیئے گئے ہیں ان بلوں کی رقوم ۱۰-اگست تک دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہیئے۔ جو ایجنٹ صاحبان اپنے بلوں کی رقوم ۱۰ تاریخ تک دفتر ہذا میں نہیں بھجوائیں گے ان کے بنڈلوں کی ترسیل روک دی جائے گی۔

(مینیجر)

تعلیم الاسلام کالج کے تفصیلی نتائج

(بقیہ ص ۵)

رول نمبر	نام	مضمون جن کا امتحان دینا ہوگا
۲۶۹۳۶	عبد السمیع پرویز	اردو دوسرا پرچہ - انگریزی
۲۶۹۳۸	غلام فرید لالی شاکر	انگریزی - اکنامکس دوسرا پرچہ
۲۶۹۳۹	منصور احمد گوندل	اردو پہلا پرچہ - انگریزی - لاجک دوسرا پرچہ
۲۶۹۴۰	شہباز احمد	اردو - انگریزی پہلا پرچہ
۲۶۹۴۳	محمد احمد شاہ	اردو پہلا پرچہ - انگریزی - اکنامکس دوسرا پرچہ
۲۶۹۴۴	رفیق محمد خان ناصر	انگریزی - اکنامکس دوسرا پرچہ
۲۶۹۴۵	مقبول احمد	اردو - انگریزی - اکنامکس دوسرا پرچہ
۲۶۹۴۷	شاہد احمد	اردو پہلا پرچہ - اکنامکس دوسرا پرچہ
۲۶۹۴۸	محبوب احمد نسیم	اردو پہلا پرچہ - انگریزی پہلا پرچہ - اکنامکس دوسرا
۲۶۹۵۲	خوشی محمد	اردو پہلا پرچہ - انگریزی

د) فیل ——— × کوئی نہیں

مندرجہ ذیل طلبہ بوجہ بیماری شامل امتحان نہیں ہوئے۔ اکتوبر میں سپلیمنٹری امتحان دے سکیں گے۔

۲۶۹۰۷	ادریس احمد گھمن
۲۶۹۵۵	دوست محمد

• کراچی ۲ راگست۔ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق پچھلے دس برس میں ملک میں زرعی پیداوار میں بے پناہ اضافہ ہوا ہے۔ اعداد و شمار ۱۹۵۱-۵۲ء سے ۱۹۶۱-۶۲ء تک کے ہیں۔ ان کے مطابق چاول کی پیداوار ۷۷ لاکھ ۵۳ ہزار ٹن سے بڑھ کر ایک کروڑ پانچ لاکھ ۵ ہزار ٹن ہو گئی ہے۔ مشرقی پاکستان میں چاول کی پیداوار میں تقریباً ۲۴ لاکھ ۲۵ ہزار ٹن کا اضافہ ہوا ہے اور مغربی حصہ میں تین لاکھ ۵۶ ہزار ٹن کا اضافہ ہوا ہے اعداد و شمار کے مطابق گندم کی پیداوار ۲۹ لاکھ ۴۸ ہزار ٹن سے بڑھ کر ۴۰ لاکھ ۴۹ ہزار ٹن ہو گئی ہے۔ مشرقی پاکستان میں تقریباً ۱۶ ہزار ٹن اور مغربی پاکستان میں دس لاکھ ۴۹ ہزار ٹن کا اضافہ ہوا ہے۔ اس طرح باجرہ کی پیداوار دو لاکھ ۷۵ ہزار ٹن سے بڑھ کر تین لاکھ ۴۶ ہزار ٹن ہو گئی ہے جوار کی پیداوار دو لاکھ ۵ ہزار ٹن سے بڑھ کر دو لاکھ ۵۴ ہزار ٹن ہو چکی ہے مکئی کی پیداوار تین لاکھ ۷۹ ہزار ٹن سے بڑھ کر چار لاکھ ۸۷ ہزار ٹن ہو گئی ہے۔

• امرتسر بھارتی پنجاب اور بھارت کے متعدد دیگر حصوں میں پنڈت نہرو اور ان کی حکومت کے خلاف زبردست مہم شروع ہو گئی ہے اور الزام لگایا جارہا ہے کہ پنڈت نہرو فضول خرچیوں کے ذریعے بھارت کی اقتصادی حالت تباہ کررہے ہیں۔ اور اس پر ایک لمبے عرصے کے لئے غیر ملکی قرضوں کا بوجھ لاد دیا ہے۔ یہاں سے قریب ایک جلسہ عام میں بعض سکھ لیڈروں نے اپنی تقریروں میں پنڈت نہرو پر کڑی نکتہ چینی کی۔ اور کہا کہ وہ چینی حملہ کے خطرہ کے بارے میں سخت بدظنی میں مبتلا ہیں اور انہوں نے عوام کو دھوکے میں رکھا ہے۔

• نئی دہلی ۔ بھارت کے سابق گورنر جنرل اور سوتنترا پارٹی کے بانی مدراج گوپال اچاریہ نے کہا ہے کہ اگر نہرو اور اس کی حکومت الگ ہوجائے تو بھی بھارت زندہ رہ سکتا ہے۔ انھوں نے مدراس میں ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حالیہ ضمنی انتخابات میں سرکاری امداد کے باوجود کانگرسی امیدواروں کی شکست سے یہ بات واضح ہوگئی ہے کہ عوام کانگرسی حکومت سے اکتا چکے ہیں۔

• جنیوا ۔ یہاں تخفیف اسلحہ کے مذاکرات دوبارہ شروع ہو گئے ہیں۔ پانچ ہفتہ کے وقفہ کے بعد کانفرنس دوبارہ شروع ہونے پر امریکہ اور روس کے مندوبین نے امید ظاہر کی کہ ایٹمی تجربات کی راہ پیدا کردے گا۔ امریکی مندوب چارلس سٹیل نے دعوہ کیا کہ امریکہ آئندہ مذاکرات میں اسی جذبہ کو برقرار رکھے گا جو ایٹمی تجربات کے محدود معاہدہ میں ظاہر ہوا تھا۔ روسی مندوب سائمن ساراپکن نے کہا کہ ماسکو میں تینوں ایٹمی طاقتوں کے درمیان جو سمجھوتہ ہوا ہے وہ پر امن بقائے باہمی کی پالیسی کی صحت اور کامیابی کی دلیل ہے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴